سوال

ہم اللہ تعالی کے اسم مبارک : "الاحد" کے تقاضوں کو کیسے پورا کر سکتے ہیں ؟

جواب

لحمد للہ.

یک، تنہا، یکتا] اللہ تعالی کے اسمائے حسنی میں سے ایک نام ہے، اس کی دلیل فرمانِ باری تعالی ہے :

ہُوَاللَّہُ أَحَدٌ)

[1:ں

نہا ایسی ذات ہے جو ازل سے یکتا ہے اس کے ساتھ کوئی نہیں ہے، وہ اپنی ذات، ربوبیت، الوہیت، اسما وصفات ہر اعتبار سے اکیلا ہے۔

ؒ سعدی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

تہی

"تفسیر سعدی" (945)

قاضے اس طرح پورے ہوسکتے ہیں کہ : ہم یہ نظریہ رکھیں کہ اس کائنات کا پروردگار صرف اللہ تعالی ہی ہے، وہی پیدا کرنے والا، وہی ہر چیز کا مالک اور دنیا کے امور چلانے والا ہے، جب ہم یہ نظریہ اپنے ذہنوں میں جاگزین کرلیں گے تو پھر اگلا مرحلہ یہ ہوگا کہ ہم صرف اسی کی عبادت کریں اور صرف رضائے

تعالی کے "الواحد، الاحد" ان دونوں جلیل القدر ناموں کا اثر ہماری زندگی پر اس طرح عیاں ہونا چاہیے کہ ہم ربوبیت اور الوہیت میں اللہ تعالی کو یکتا اور منفرد مانیں، اللہ تعالی کے افعال اور صفات میں اللہ تعالی کو تنہا اور اکیلا سمجھیں، اور یہ بھی سمجھیں کہ لوگوں کی حرکات و سکنات بھی اسی اکیلے کی مرضی اور منشا۔

رح اللہ تعالی ربوبیت میں ایک ہے یعنی وہ اکیلا ہی پیدا کرتا ہے، وہی رزق دیتا ہے، وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے، وہی سب کا مالک ہے اور اپنی مخلوق میں جیسے چاہے تبدیلیاں رونما کر دیا ہے بالکل اسی طرح الوہیت میں بھی وہ اکیلا ہے چنانچہ اس کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کی جائے اس کے ساتھ کسی کو شریک

ہ بالا امور بجالانے پر انسان اپنے پروردگار کی وحدانیت عملی طور پر ثابت کرنے میں کامیاب ہوگا کہ ہمہ قسم کی عبادت صرف اللہ تعالی کیلیے بجالائے گا؛ کیونکہ عبادت کا مستحق صرف اللہ تعالی ہی ہے۔

ئے تو پھر اس کے اثرات انسان کے اقوال، افعال اور تمام اعضا پر واضح اور عیاں ہوں گے، چنانچہ سجدہ، رکوع، اور نماز صرف اللہ تعالی کیلیے بجالائے گا کسی کو اللہ کے ساتھ شریک نہیں کرے گا، نیز صرف اللہ تعالی سے ہی امید لگائے گا اسی سے دعائیں کرے گا اور حاجت روائی کا مطالبہ کرے گا، مدد، غوث او

ئے گرامی : "الواحد، الاحد" پر ایمان کا لانے کا تقاضا یہ ہے کہ صرف اللہ تعالی سے مانگا جائے، اسی سے دعا کریں، محبت، تعظیم، جلال، خوف، امید، توکل اور دیگر تمام عبادات صرف اللہ تعالی کیلیے بجالائی جائیں۔

م کاموں کیلیے ضروری ہے کہ محبت ہو تو صرف اللہ تعالی سے ہو، فرمانِ باری تعالی ہے :

أَغَيْرَ اللَّہِ أَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

[14:م

ہے کہ : دلوں کو خالق اور معبود سے مربوط کیا جائے، دل بلا شرکتِ غیرے صرف اسی کی طرف متوجہ ہوں؛ کیونکہ وہی "الواحد، الاحد" ہے اسی کی جانب تمام مخلوقات اپنی ضروریات اور حاجت روائی کیلیے رجوع کرتی ہیں، وہ اکیلا ہی ہر چیز کی قدرت رکھتا ہے وہ ہر چیز کا مالک ہے اور وہی مختار کل ہے۔

یہ پختہ ہو تو دل کو ادھر اُدھر بھٹکنے کی بجائے سکون اور چین نصیب ہوتا ہے کہ اس کا رب اکیلا ہی ہر چیز پر قادر ہے، اس طرح سے دل کا تعلق ان تمام سے کٹ جاتا ہے جو کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتے، بلکہ ان کے اختیار میں بھی اگر کوئی چیز ہے تو وہ بھی خالص اللہ تعالی کی مرضی اور منشا کے مطابق ہے، چنانچہ وہ دو

سے انسان مخلوق سے امید نہیں رکھتا بلکہ اپنی جہت، سمت، ہدف اور تمنا صرف اپنے خالق، معبود اور "الواحد، الاحد" نیز بے نیاز ذات سے ہی کرتا ہے، جس کی وجہ سے دل پر سکون ہو کر مطمئن ہو جاتا ہے؛ کیونکہ وہ اپنا تن من اور سب کچھ ایک اللہ کے سپرد کر چکا ہوتا ہے اب اسے کسی اور کی جانب دیکھنے یا

لی نے صرف ایک اللہ کی عبادت کرنے والے بندے اور متعدد معبودوں کی پرستش کرنے والے بندے کی مثال بیان فرمائی جن میں سے ہر ایک معبود اسے اپنی طرف کھینچنے کی کوشش کرتے ہوئے بندے کو ذلیل اور بکھرا ہوا بنا دیتے ہیں، چنانچہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

ـ اللَّہُ مَثَلًا رَجُلًا فِيہِ شُرَكَاءُ مُتَشَاكِسُونَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِرَجُلٍ هَلْ يَسْتَوِيَانِ مَثَلًا الْحَمْدُ لِلَّہِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ

[29:ر

ف میں صرف کر دے کہ بندگی صرف اللہ تعالی کی کرنی ہے، اور اس ہدف کیلیے کسی بھی چیز کو خرچ یا صرف کرنے میں تامل نہ کرے تو اس کی زندگی کسی اور ہدف کو پانے میں ضائع ہونے سے بچ جائے گی، وہ اپنے قیمتی سانس اور لمحات رائیگاں ہونے سے بچا لے گا، بلکہ وہ اپنی زندگی کے قیمتی لمحات ایسے کام

ئی" (117-114)

للہ اعلم.